زندگی میں ”لاالہ الااللہ“ کا مقام اور مرتبہ

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: لا إله إلا الله مكانتها، فضلها، وأركانها، شروطها، معناها.

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ کلمہ ہے کہ جس کا اعلان مسلمان اپنی اذانوں اور اقامتوں میں کرتے ہیں، اپنے خطبوں اور اپنے کلام (دروس وغیرہ) میں کرتے ہیں، یہ وہ کلمہ ہے کہ جس کے ذریعے زمین اور سارے آسمان قائم ہیں، اور جس کے لئے تمام مخلوقات کو پیدا کیا گیا ہے، اور جس کے ساتھ اللہ تعالی نے تمام رسولوں کو بھیجا، اور اپنی کتابیں نازل فرمائیں، اور اپنی شریعتوں کو مشروع فرمایا، اسی کے لئے میزان قائم کیے جائیں گے اور (اعمال کے) دفاتر و دواوین رکھے جائیں گے، اور جنت اور جہنم کا بازار سجے گا، اور اسی کے ذریعے مخلوق کو تقسیم کیا جائے گا مومنین اور کفار میں، اور یہ ہی منشائے خلق وامر اور ثواب وعقاب ہے، اور یہی وہ حق ہے جس کے لئے مخلوق کو پیدا کیا گیا، اور اس کے اور اس کے حقوق کے متعلق ہی سوال اور حساب ہوگا، اور اسی پر ثواب اور عقاب مرتب ہوگا، اسی کے لئے قبلہ مقرر کیا گیا اور ملت کی بنیاد بھی اسی پر ہے، اسی کے لئے تلواریں بے نیام ہوئیں، اور یہ اللہ تعالی کا حق ہے اپنے بندوں پر، یہ کلمۂ اسلام ہے، اور دارالسلام (سلامتی کے گھر جنت) کی چابی ہے، اسی کے متعلق اولین وآخرین سے سوال ہوگا اور کسی بندے سے دو قدم اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے اٹھنے نا پائیں گے، یہاں تک کہ وہ اس سے یہ دو سوال نہ کرلیے جائیں:

”ماذا کنتم تعبدون“

(تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟)

اور

”ماذا أجبتم المرسلین“

(رسولوں کو تم نے کیا جواب دیا؟)۔

پہلے کا جواب لاالہ الااللہ کا معرفت، اقرار وعمل کے اعتبار سے حق ادا کرنے سے بنتا ہے۔

اور دوسرے کا جواب ”أن محمداً رسول الله“ کا معرفت، انقیاد واطاعت کے اعتبار سے حق ادا کرنے سے بنتا ہے۔

یہ وہ کلمہ ہے جو کفر اور اسلام کے درمیان فرق کرنے والا ہے، یہ ہی کلمۂ تقویٰ اور عروۃ الوثقیٰ (سب سے مضبوط کڑا) ہے، اور یہ ہی وہ کلمہ ہے جو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اپنے پیچھے لوگوں کے لیے چھوڑ گئے:

﴿وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الزخرف: 28)

(اور انہوں نے اس کلمے (توحید) کو اپنے پچھلوں میں باقی رہنے والی بات بنا دیا، تاکہ وہ رجوع کریں)

یہ ہی وہ کلمہ ہے جس کہ ساتھ اللہ تعالی نے اپنے لئے گواہی دی اور مخلوقات میں سے فرشتوں اور اہلِ علم نے۔ فرمان باری تعالی ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(آل عمران: 18)

(گواہی دی اللہ تعالی نے کہ بے شک نہیں ہے کوئی معبود حقیقی مگر صرف وہ اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی، وہ عدل و انصاف پر قائم ہے، نہیں ہے کوئی معبود حقیقی سوائے اس کے، وہ غالب ہے حکمت والا ہے)

دیکھیں مجموعۃ التوحید۔

اور یہ ہی کلمۂ اخلاص، شہادتِ حق و دعوت حق اور شرک سے برأت ہے، اور اسی کے لئے مخلوق کو پیدا کیا گیا۔ فرمان باری تعالی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: 56)

(میں نے نہیں پیدا کیا جن وانس کو مگر اسی لئے کہ وہ میری عبادات کریں)

اسی کے لئے رسولوں کو بھیجا گیا اور کتابیں نازل کی گئیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الانبیاء: 25)

(اور ہم نے نہیں بھیجا آپ سے پہلے کسی رسول کو مگر اس کی جانب یہ ہی وحی کی کہ بے شک نہیں ہے کوئی معبود حقیقی سوائے میرے، پس تم میری ہی عبادت کرنا)

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ﴾ (النحل: 2)

(وہ فرشتوں کو روح (وحی) کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے، کہ خبردار کردو کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، سو مجھ ہی سے ڈرو)

امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالی نے اپنے بندوں میں سے کسی بندے پر کوئی نعمت اس سے بڑھ کر نہیں کی کہ انہیں لا الہ الا اللہ کی معرفت و پہچان کروائی، اور بے شک جو لا الہ الا اللہ ہے یہ اہل جنت کے لئے ایسا ہے جیسے اہل دنیا کے لئے ٹھنڈا پانی ہوتا ہے“۔

پس جس نے یہ کہہ دیا تو اس کے جان اور مال محفوظ ہو گئے، اور جس نے اس کا انکار کیا تو اس کی جان اور مال رائیگاں ہے۔ چناچہ الصحیح میں نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں:

”مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ، وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ“[1]

(جس شخص نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا اور اللہ تعالی کے سوا جن کی بھی عبادت کی جاتی ہے ان سے کفر (انکار) کیا تو اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا (باقی) حساب اللہ تعالی کے سپرد ہے)۔

تو یہ وہ اوّل چیز ہے جس کا مطالبہ کفار سے کیا جاتا ہے جب اسلام کی طرف انہیں دعوت دی جاتی۔ نبی رحمت ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب (دعوت کی غرض سے) ارسال فرمایا، تو انہیں یہی ہدایت فرمائیں:

”إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ“[2]

(یقیناً تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جا رہے ہیں، وہ سب سے پہلی بات جس کی طرف تم انہیں دعوت دو وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت (گواہی) ہو)۔

اس سے معلوم ہوا آپ کو کہ دین میں اس کا کیا مقام اور مرتبہ ہے، اور زندگی میں اس کی کیا اہمیت ہے، اور یہ بندوں پر سب سے پہلا واجب ہے، کیوں کہ یہ وہ اساس اور بنیاد ہے جس پر تمام اعمال کی عمارت قائم ہوتی ہے۔

---

[1] أخرجه مسلم 23، وأحمد 394/6.

[2] أخرجه البخاري 1389، ومسلم 19، والترمذي 625، والنسائي 2435، وأبوداود 1584، وإبن ماجه 1783، وأحمد 233/1، والدارمي 1614.

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں
info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔